مرتب: اقرار فکری

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

معاصرین کی نظر میں

نام ور دینی و علمی اور انقلابی شخصیات کا خراج تحسین

☆ مولانا ابو الکلام آزادؒ: ''خطابت آپ کو عطیہ الٰہی ہے، آپ خطاب کے سمندروں سے موتی نکال لاتے ہیں۔ آپ کا اردو خطابت میں وہی مقام ہے جو اردو شاعری میں میر انیس کا درجہ ہے۔ قومی جدو جہد پر ملک وملت کا ہر گوشہ آپ کا شکر گزار ہے۔ اللہ کے ہاں آپ کا بڑا اجر ہے''۔

☆ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ: ''ان کا دل صرف اسلام کیلئے دھڑکتا ہے۔ وہ اس زمانے میں اسلام کی زبان ہیں''۔

☆ علامہ محمد انور شاہ کاشمیریؒ: ''وہ یگانہ روزگار خطیب ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف ان کی ایک تقریر ہماری پوری تصنیف سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ عطاء اللہ، عہد نبوت میں ہوتے تو ناقۂ رسالت کے حُدی خواں ہوتے''۔

☆ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ: شاہ جیؒ! قدرت نے آپ کو لسان پیدا کیا ہے۔ اس میدان میں آپ کبھی پیچھے نہیں رہیں گے''۔

☆ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ: ''ان کی باتیں تو عطاء اللّٰہی ہوتی ہیں''۔

☆ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ: ''عطاء اللہ شاہ علماء کی آبرو ہیں''۔

☆ علامہ محمد اقبالؒ: ''شاہ جیؒ، اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں''۔

☆ مولانا محمد علی جوہرؒ: ''آپ مقرر نہیں ساحر ہیں، تقریر نہیں جادو کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کو مرغ و بریانی کھلائیں گے تو ہمارا ساگ ستو کون پوچھے گا''؟

☆ مولانا شوکت علیؒ: ''وہ بولتے نہیں، موتی رولتے ہیں۔ ان کا وجود چشمۂ صافی ہے''۔

☆ مولانا ظفر علی خانؒ: ''اردو میں شاہ جیؒ سے بڑا خطیب پیدا نہیں ہوا اور آئندہ بھی کئی نسلیں اتنا بڑا خطیب پیدا نہ کر سکیں گی''۔

☆ مولانا حسرت موہانی: ''شاہ جیؒ خطابت کے شہسوار ہیں''۔

☆ مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ: ''مجلس احرار اسلام کا وہ قیمتی ہیرا، جو خطابت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ان کی دو تقریروں نے میرا کام تمام کر دیا''۔

☆ آغا شورش کاشمیریؒ: ''قرونِ اولیٰ میں پیدا ہوتے تو یقیناً ایک جلیل القدر صحابی ہوتے''۔

☆ مدبّرِ احرار ماسٹر تاج الدین انصاریؒ: ''وہ علم و ادب، فکر و دانش، سیاست و تدبر کی محفلوں کا چراغ تھے''۔

☆ ضیغمِ احرار شیخ حسام الدینؒ: ''وہ فنِ خطابت کے امام تھے۔ ان کی وفات سے گل ہونے والے اس محفل کے چراغ ہمیشہ روشنی کو ترسیں گے''۔

☆ مولانا مظہر علی اظہرؒ: ''ان کی سیاسی بصیرت کے علاوہ ان کی دینی، ادبی اور علمی بصیرت کی مثال دنیا کے کسی انسان میں نہیں ملتی''۔

☆ مظفر علی شمسیؒ: ''وہ حقیقتاً فنا فی الرسول تھے''۔

☆ جانباز مرزاؒ: ''تیرے قدموں میں رہا تاجِ فرنگی کا وقار''۔

☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ: ''وہ فقر و استغنا کا پہاڑ تھے''۔

☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ: ''وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے''۔

☆ مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ: ''جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم''۔

☆ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ: ''شاہ جیؒ امیرِ جہاد ہیں''۔

☆ مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ: ''بخاری مرحوم جیسا اسلام کا شیدائی دنیا میں پیدا ہونا مشکل ہے''۔

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ: ''حضرت شاہ جیؒ جو دینی تاثر بالخصوص قادیانیت کی گمراہی سے لوگوں کو نکالنے کو چھوڑ گئے ہیں۔ اُن کے صدقاتِ جاریہ اور دائمی ثواب ہیں''۔

☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ: ''ایک ایسی شخصیت، جس نے ایسا کام کیا جو ایک صدی میں ایک ادارے سے بمشکل ہو سکے''۔

☆ مولانا خیر محمد جالندھریؒ: ''مجھے ان کے اخلاق و اخلاص کے علاوہ ان کے کمالات نے بھی عقیدت مند بنا چھوڑا۔ وہ ماہرِ اسرارِ کلام اللہ ہیں''۔

☆ مولانا مفتی محمد شفیعؒ (مفتی اعظم پاکستان): ''ان کی موت سے علماء کی صف میں پیدا ہونے والا خلا مدتوں پر نہ ہوگا''۔

☆ مولانا منظور احمد نعمانیؒ: ''اسلام اور مسلمانوں کے سچے وفادار تھے۔ وہ برطانوی سامراج کے اولیٰ مخالف مجاہد تھے۔ اُن کی بے پناہ قربانیاں ناقابل فراموش ہیں''۔

☆ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ: ''آج مسلمان ایک اہم شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں۔ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مولانا وقت کے سب سے بڑے خطیب تھے''۔

☆ مولانا امین احسن اصلاحیؒ: ''ہم ایک بڑی طاقتور مذہبی شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں''۔

☆ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ: ''اگر کسی زندہ و بیدار قوم میں ایسا با کمال و مخلص پیدا ہوتا تو وہ قوم بام عروج پر پہنچ جاتی اور شاید دوسرے ملکوں میں انقلاب کا ذریعہ ہوتی''۔

☆ مولانا ابوالحسنات قادریؒ: ''آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی خدمات پر ملت ہمیشہ فخر کرے گی۔

☆ مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ: ''ان کی پاکیزہ نورانی صورت، ان کی پاکیزہ سیرت کی ترجمان ہے''۔

☆ مولانا سید محمد میاںؒ (دہلی): ''ایسا بزرگ، جس پر جماعت کو ناز تھا''۔

☆ مولانا عبدالحامد بدایونیؒ: ''شاہ جیؒ اس دور کے علماء و زعماء میں سے تھے۔ جنہوں نے مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علیؒ، مولانا عبدالباریؒ اور عبدالماجد بدایونیؒ کے ہمراہ برطانوی سامراج کے خلاف جہاد عظیم میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ ان کی تقاریر سحر آفرین تھیں''۔

☆ مولانا مفتی محمودؒ: ''شاہ جیؒ نے ہندوستان کے چپہ چپہ پر فرنگی اقتدار کو چیلنج کیا''۔

☆ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ: ''شاہ جیؒ کی شخصیت، ان کا جوش عمل، ان کی قربانیاں اور سب سے بڑھ کر ان کی ساحرانہ خطابت، تحریک آزادی وطن، اس کی پرورش اور ترقی کیلئے ایک بڑی مدد اور بیش قیمت اثاثہ تھی۔ ان کی زندگی کے روشن نقوش نہ صرف تاریخ کے صفحات بلکہ لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے دماغوں پر منقش ہو چکے ہیں''۔

☆ مولانا احمد علی لاہوریؒ: ''وہ ولی کامل اور اسلام کی برہنہ شمشیر ہیں۔ جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں''۔

☆ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ: ''وہ کسی ایک کے نہیں سب کے ہیں۔ وہ اسلام کی مشین ہیں۔ اس قسم کے نابغہ لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ وہ روزمرہ کی زبان میں دین کے بڑے بڑے مسئلے حل کر جاتے ہیں''۔

☆ مولانا عبداللہ درخواستیؒ: ''آپ اسلام اور پاکستان کی زبردست طاقت تھے''۔

☆ علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ: انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے عمر بھر جدوجہد کی اور آزادی کیلئے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ اسے مسلمانان برصغیر کبھی فراموش نہیں کر سکتے''۔

☆ مولانا عبیداللہ انورؒ: ''آپ کی زندگی اعلائے کلمۃ الحق، زہد وتقویٰ اور حسن عمل کا مستقل باب ہے''۔

☆ علامہ دوست محمد قریشیؒ: ''خطابت ان کا فن نہیں، فطرت تھی''۔

☆ علامہ علاؤالدین صدیقیؒ: ''اسلام اور آزادی پر دل وجان سے قربان ہو جانا ان کی زندگی کا منتہا تھا''۔

☆ مولانا احتشام الحق تھانویؒ: ''ان کی موت سارے عالم اسلام کیلئے نقصان عظیم ہے''۔

☆ مولانا خان مہدی زمان خانؒ: ''شاہ جیؒ، جن صفات حمیدہ کے حامل تھے۔ وہ شاید ہی آئندہ کسی ایک شخصیت میں جمع ہو سکیں۔ ان کی شخصیت اتنی جاذب تھی کہ تقریر کیلئے اٹھتے تو جی چاہتا تھا کہ آپ کو دیکھتا ہی رہے''۔

☆ مولانا لقاء اللہ عثمانیؒ: ''آہ! وہ ہستی جن کو ہم پیار سے جیل میں ''اَتو'' کہہ کر پکارتے تھے، ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گیا ہے۔ آج وہ، کل ہماری باری ہے''۔

☆ مولانا اظہار الحق سہیل عباسیؒ: ''وہ انقلاب لانے والوں کی صف اوّل میں شامل تھے۔ امام الہند، شیخ الاسلام اور سحبان الہند کے ناموں کے ساتھ ساتھ امیر شریعتؒ کا نام بھی اصحاب الرقیم کی طرح تاریخ میں رقم رہے گا''۔

☆ مولانا عبدالشاہد خان (علی گڑھ): ''ان کی خطیبانہ سرگرمیوں اور مجاہدانہ عملی زندگی نے ملک کے گوشہ گوشہ میں وطن پروری اور ملکی آزادی کی لہر دوڑا دی۔ قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر آپ ہی کے جوش خطابت نے بند لگایا اور انگریز پرست جماعتوں کے حوصلے پست کئے''۔

☆ مفتی جمیل احمد تھانویؒ: ''ان کو حق تعالیٰ نے وہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ جس بات کو بیان کرنا چاہتے، سننے والے کے دل میں اتار دیتے''۔

☆ حافظ علی بہادرؒ: ''ایک فقیر جس کے دل میں خوف خدا اور عشق رسول کے سوا کچھ نہ تھا''۔

☆ علامہ محمود احمد عباسیؒ: ''ان کی ہنس مکھ صورت آنکھوں میں پھر رہی ہے۔ اللہ اللہ! کیا دم خم تھا، کیا عزم، ولولہ تھا اور کیا غیر مرعوب شخصیت تھی۔ وہ پیار ومحبت، ایثار وغیرت وحمیتِ اسلامی کے مجسمہ تھے''۔

ادبی شخصیات کا خراج تحسین

☆ابوالاثر حفیظ جالندھریؒ: ''دوراوّل کے مجاہدین اسلام کے گروہ سے ایک سپاہی راستہ بھول کر اس زمانہ میں آنکلا ہے۔ وہی سادگی، مشقت پسندی، یکسر عمل، اخلاص اور للّٰہیت جو اِن میں تھی وہ عطاءاللہ شاہ میں بھی ہے''۔

☆ماہر القادریؒ: ''خطابت شاہ جیؒ کی کرامت تھی۔ ان کی زندگی جفاکشی اور مجاہدہ کی زندگی تھی۔ آداب شریعت کی وہ نگہداشت نہ کرتے تو اور کون کرتا کہ وہ ''امیر شریعت'' تھے''۔

☆فیض احمد فیض: ''میں اپنے آپ کو تصور کا ہیرو سمجھتا ہوں اور میں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسب فیض کیا ہے''۔ (روزنامہ ''جنگ'' لندن کو انٹرویو)

☆عبداللہ ملک: ''وہ لیلائے حریت کی تلاش میں سیاست کی پرخار وادیوں میں دیوانہ وار مصروف رہے''۔

☆احمد ندیم قاسمی: ''ان کے بے داغ و بے لوث خلوص کی قسمیں صدیوں بعد بھی کھائی جاتی رہیں گی''۔

☆ڈاکٹر وزیر آغا: ''ایک ایسا شخص.......... جو اپنے زمانے میں، مسلمان معاشرے کے سارے طبقوں میں ہردلعزیز تھا۔ جس میں بلا کی استقامت تھی اور جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگاہِ دوربین کے علاوہ دلِ پردرد بھی عطاء ہوا تھا''۔

☆مختار مسعود: ''اردو نے جب بھی اپنے سرمایہ افتخار پر ناز کیا تو اسے بہت سے لوگ یاد آئیں گے، ان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی شامل ہوں گے۔ جن کیلئے سیاست دراصل ایک سٹیج، سیاسی جماعتیں صرف منتظمین جلسہ، ملک بھر کی آبادی محض سامعین اور زندگی ایک طویل اردو تقریر تھی۔ اس خطیبانہ زندگی میں ان کے ہم عصر تو بہت تھے مگر ہمسر کوئی نہ تھا''۔

☆عبدالمجید سالک: ''جیل خانے کی چاردیواری میں آپ کے قہقہے زیادہ وسیع ہو جاتے ہیں''۔

☆چراغ حسن حسرت: ''شاہ جیؒ تقریر نہیں کرتے، غزل کہتے ہیں۔ ہر شعر علیحٰدہ اور مکمل ہوتا ہے''۔

☆ڈاکٹر سید عبداللہ: ''وہ واقعی ان عظیم اشخاص میں سے تھے۔ جن کی ہستی کی ترکیب و تعمیر میں قدرت کے غیر معمولی قوانین نے کارفرمائی کی''۔

☆حبیب جالب: ''تجھ سے پہلے عام کہاں تھی دار و رسن کی بات''۔

☆علامہ انور صابری: ''کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخ انسانی''۔

☆عبدالحمید عدم: ''اخوت کا پیکر، لگن کا ضمیر''۔

☆ **خواجہ حسن نظامی:** ''انہیں دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں''۔

☆ **مولانا غلام رسول مہر:** ''ان کے وجود کی ماہیت اور معنویت کا ذرہ ذرہ اسلامیت سے سرشار تھا''۔

☆ **زیڈ اے سلیہری:** ''میں نے زندگی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے زیادہ مؤثر مقرر نہیں سنا۔ ایک بار دہلی میں گھر سے کچھ خریدنے کو جامع مسجد کے پاس بازار کو بھیجا گیا تو دیکھا کہ مسجد کے سامنے لال قلعے کے قریبی قطعے پر شامیانے لگے ہوئے ہیں۔ جلسہ ہو رہا ہے اور شاہ صاحبؒ خطاب فرما رہے ہیں۔ سودہ سلف بھول گیا اور سننے لگا۔ چھ گھنٹے کھڑا رہا۔ شاہ صاحبؒ ہنساتے، رلاتے رہے۔ قرآن کریم کی ایسی دل کھینچ لینے والی تلاوت فرماتے کہ آدمی دنیا و مافیا سے بے خبر اور بے نیاز ہو جاتا''۔

☆ **پروفیسر مرزا محمد منور:** ''میرے پلے رتی بھر ایمان کی دولت جو ہے، اس کا ذرہ میرے قلب میں شاہ جیؒ اور مولانا ظفر علی خانؒ نے ودیعت کیا تھا۔ میں اس جہاں میں بھی ان دونوں کی جوتیوں کا خادم اور اگلے جہاں میں بھی''۔

☆ **نسیم حجازی:** ''جب آزادی کا قافلہ نئے حوصلوں اور تازہ ولولوں کے ساتھ تنگ و تاریک اور ناہموار راستوں پر نمودار ہو رہا تھا اور جب انگریز کی سلطنت کا سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ تب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا دل و دماغ، روحِ آزادی کا امین تھا۔ جو لوگ آزادی کے قافلوں کے مقتدا اور پیشوا ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق صرف یہ لکھا جا سکتا ہے کہ جس رات میں انہوں نے اپنے سوئے ہوئے قافلے کو آوازیں دی تھیں۔ وہ کتنی تاریک اور بھیانک تھی اور کیسی پامردی اور حوصلہ مندی کے ساتھ انہوں نے وقت کی آندھیوں اور طوفانوں کے سامنے عزم و یقین کی مشعلوں کو روشن کئے رکھا۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ جب کہیں آزادی کے درس کی تشریح کی جائے گی تو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا وہاں ذکر ضرور آئے گا''۔

☆ **ساغر صدیقی:** ''میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے جید عالم دین کے دستِ شفقت سے سرفراز ہوا''۔

سیاسی عمائدین کا خراجِ تحسین

☆ **فیلڈ مارشل محمد ایوب خان:** ''وہ جنگ آزادی کے عظیم سپاہی اور اسلام کے بہت بڑے مجاہد تھے۔ قدرت نے انہیں علم و بیان کی نعمتوں سے نوازا تھا''۔

☆ **ذوالفقار علی بھٹو:** ''سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اردو کے سب سے بڑے خطیب تھے۔ انہوں نے مرزائیت کے خلاف زبردست جدوجہد کی اور میں نے مرزائیت کا نوے سالہ مسئلہ حل کر دیا''۔

☆ **ممتاز دولتانہ:** ''شاہ جیؒ جنگ آزادی کے بہادر جرنیل تھے۔ سیاسی اختلافات کے باوجود میں نے ہمیشہ ان کی خدمات کا اعتراف کیا اور ان کی قدر کی''۔

☆ **سردار عبدالرب نشتر:** ''انہوں نے خطابت میں اناالحق کی بنیاد رکھی ہے۔وہ بیک وقت سرِ دوشمن اور دار ورسن کے خطیب ہیں''۔

☆ **خان عبدالغفار خان:** ''شاہ جیؒ، ہمارے ملک کی آزادی کیلئے جنگ کے بہادر رہنما تھے۔وہ میرے ساتھی تھے اور میرے مہربان تھے''۔

☆ **میاں محمد شفیع (م۔ش):** ''میں ان کی سادگی اور خطابت کا قلب وجگر سے معترف ہوں''

☆ **نواب بہادر یار جنگ:** ''اے کاش! میں اس شخص کو مسلم لیگ میں لاسکتا؟ اگر یہ میرے ساتھ ہوتو چھے ماہ کے اندر ملک میں انقلاب برپا کردوں''۔

☆ **نواب افتخار حسین ممدوٹ:** ''شاہ صاحبؒ نے نیک نیتی سے ملک وقوم کی خدمت کی۔آپ عظیم بزرگ اور بلند پایہ لیڈر تھے۔ان سا لیڈر صدیوں میں ہی مل سکتا ہے''۔

☆ **قائد کشمیر چودھری غلام عباس:** ''شاہ جیؒ کی شخصیت نہایت جاذب اور ان کا مبلغ علم، ان کی سحر بیانیاں، ان کا اخلاق واقعی قابل ستائش تھے۔اُن کے مکتب فکر کا نعم البدل اب خارج از بحث ہے۔ان کی تمام زندگی مسلسل قربانیوں اور قومی جدوجہد کا پیکر تھی۔کشمیر کیلئے بالخصوص انہوں نے جو کچھ کیا، کوئی کشمیری اسے فراموش نہیں کرسکتا''۔

☆ **محمود علی قصوری:** ''ان کا چلن زندگی کے سفر میں چراغِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے''۔

☆ **ابوسعید انور:** ''ان کی ذات میں جوذاتی رشتہ تھا۔اس کے سوا بھی اُن کی شخصیت برصغیر پاک و ہند کی جدوجہد آزادی میں اس قدر اہم کردار ادا کر چکی ہے کہ ان کی عظمت اور یاد ہمیشہ دلوں میں زندہ رہے گی''۔

☆ **خان عبدالولی خان:** ''امیر شریعتؒ نے برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کیا اور ملک کو آزاد کرالیا''۔

☆ **سید احمد سعید کرمانی:** ''سید عطاءاللہ شاہ بخاری کی خطابت کا یہ عالم تھا کہ گھنٹوں بولتے تھے اور سامعین کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ بولتے چلے جائیں۔ان کی تلاوت کے سحر سے انسان ہی نہیں درختوں کی ٹہنیاں بھی جھوم رہی ہوتی تھیں۔

☆ **ڈاکٹر غلام جیلانی برق:** ''آج دنیا اس سلاست، حلاوت اور فصاحت کو ترس رہی ہے جو شاہ جیؒ دنیا میں تقسیم کیا کرتے تھے''۔

☆ **مولانا کوثر نیازی:** ''پاک وہند کی تاریخ آزادی میں ان کی زندگی ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہے''

☆ **عزیز ہندی (قائد تحریک ہجرت ۱۹۲۰ء):** ''وہ مجھے خادمان ملی کی صف میں سب سے پیارا اور باوصف دکھائی دیتا ہے''۔

☆ **ڈاکٹر کے ایم اشرف (سیکرٹری انڈین کیمونسٹ پارٹی):** ''آپ لوگوں پر جادو کرتے ہیں اور ان کے سوچنے کی قوت ماؤف

ہوجاتی ہے۔آپ کی تقریروں سے انقلاب کا خطرہ ہوتا ہے۔اگر ہم لوگ برسراقتدار آ گئے تو سب سے پہلے آپ کو گولی ماریں گے''۔

غیر مسلم رہنماؤں کا اعتراف عظمت

☆ مہاتما گاندھی:''وہ ہوا کو روک کر اس سے روانی اور سمندر کو ٹھہرا کر اس سے طغیانی لیتے ہیں۔شاہ جیؒ وہ آگ ہیں جو دشمنوں کے نشیمن پھونکتی اور دوستوں کے چولہے جلاتی ہے''۔

☆ موتی لال نہرو: شاہ صاحب!''آپ ہندوستان کے دل کی آواز ہیں۔کانگریس سیتہ گرہ کی کامیابی صرف آپ سے وابستہ ہے''

☆ جواہر لال نہرو: ان کی وفات سے ازدو خطابت کا تاج محل ڈھے گیا ہے اور زمانہ ایک ایسی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے جس کا وجود اس برعظیم کے لئے ایک عظیم عطیہ تھا۔تاریخ ان کے مقام کا ضرور فیصلہ کرے گی لیکن ہمارے دل ان کے مقام کا تعین کر چکے ہیں کہ انکی رحلت سے آنکھیں اشک بار ہیں۔نجانے اب ان سے کہاں ملاقات ہوگی؟

☆ بھیم سین سچر:''وہ ان چند بے خوف شخصیتوں میں سے ہیں جن کیلئے میرا دل ہمیشہ بے پناہ احترام کے جذبات سے معمور رہا ہے''

☆ دیوان سنگھ مفتون:''وہ تاریخ آزادی کے ایک بہادر،نڈر مجاہد،بیباک اور حق گو شخصیت کے مالک ہیں''

☆ پون کمار لاہوری (ہندو صحافی):''شاہ جی ویدوں اور اپنشدوں کے زمانے کے رشی ہیں۔ان کی شکل''والمیک رشی'' کی لاہور کے عجائب گھر میں رکھی ہوئی تصویر سے مشابہ ہے آواز میں ان کی گنگا کی پوترتا اور جمنا کی سندرتا ہے''

☆ کرنل ھاڈر (سپرنٹنڈنٹ جیل راولپنڈی):''جن قیدیوں نے مجھے اثنائے ملازمت میں متاثر کیا ان میں عطاء اللہ شاہ بخاری نام کا ایک سیاسی قیدی بڑی ہی دلفریب شخصیت کا مالک تھا،اس کا چہرہ مہرہ چرچ کے ان مقدس راہبوں کی طرح تھا جن کی تصویریں یسوع مسیح سے مشابہ ہوتی ہیں۔۔یا پھر ان مستشرقین کی طرح جنہیں یورپ میں خاص عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ہم اسے عرب کے بڑے بڑے قاموسیوں سے بھی تشبیہہ دے سکتے ہیں لیکن ان کے صحیح شناسا ہمارے ہاں کتنے ہیں؟ میں اسے اپنا دوست بنانا چاہتا تھا لیکن ہمارے درمیان سب سے بڑی روک ہماری مختلف زبانیں تھیں۔وہ ۱۸۵۷ء کے اس''اینٹی برٹش'' ذہن کی باقیات میں سے تھا،جنہیں ہمارے پیشروؤں نے علماء کو پھانسی دے کر پیدا کیا تھا''۔

☆ وزیر ہند (گول میز کانفرنس لندن میں اعتراف):''سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایسا ہے،شخص جو اپنی ایک تقریر سے...... بیک وقت دو حکومتوں کے نظام کو معطل کر دیتا ہے''۔

☆ مسٹر ڈبلیو سی سمتھ (مشہور انگریز مؤرخ): یہ غیر معمولی انسان ہندوستان کی سب سے زیادہ اثر آفریں شخصیت ہونے کا نہایت قوی دعویٰ کر سکتا ہے''۔(''ماڈرن اسلام ان انڈیا''صفحہ ۲۶۶،مطبوعہ لندن ۱۹۴۶ء)